جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۰ | مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ شوال ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء کی مختصر روئداد

۶ اپریل ۱۹۲۸ء کو چونکہ پنجاب کے ہر ضلع اور دیگر صوبجات کے کئی مقامات سے احباب مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے تشریف لے آئے تھے۔ اس لئے نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ کی بجائے مسجد نور تجویز ہوئی۔ لیکن اس کے صحن میں سائبان وغیرہ کے ذریعہ سائے کا انتظام نہ ہو سکا۔ اور اندرون مسجد کی جگہ بالکل ناکافی تھی۔ اس لئے مسجد کے متصل جو بڑ کا درخت ہے۔ اس کے نیچے احباب جمع ہوئے اسی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

نمازوں کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں نمائندگان تشریف لے آئے۔ اور پروگرام کے مطابق ٹھیک ۳ بجے مجلس کی کارروائی بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم جناب حافظ روشن علی صاحب نے کی۔ جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے متعلق مختصر الفاظ میں تقریر فرمائی۔ پھر حضور نے مع تمام حاضرین ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کی۔ جس کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کر کے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور اپنے ہر کام میں دعاؤں پر زور دینے خدا تعالیٰ کے غنیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنی کمزوریوں کا دل سے اعتراف کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز مجلس مشاورت میں جو امور پیش ہوں۔ ان پر خشیۃ اللہ کے ساتھ غور کرنے نیک ارادوں کے ساتھ میں حصہ لینے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ گذشتہ سال مالی پہلو کے لحاظ سے احباب نے جو وعدے کئے تھے۔ انکو پورا کرنے کی تلقین کی۔ اور مجلس کی کارروائی میں حصہ لینے کے متعلق کچھ ہدایات دیں۔

حضور نے اپنی تقریر ۵ بجے ختم کی۔ اور نظارتوں کو سالانہ رپورٹیں پڑھے کا ارشاد فرمایا۔ اس پر نظارت اعلیٰ۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ۔ نظارت تعلیم و تربیت۔ نظارت بیت المال۔ نظارت امور عامہ و خارجہ۔ نظارت تالیف و تصنیف۔ نظارت تجارت۔ نظارت ضیافت۔ صیغہ بہشتی مقبرہ اور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح نے علی الترتیب رپورٹیں سنائیں اور پھر مطبوعہ سوالات تقسیم کئے گئے۔ جن کے متعلقہ نظارتوں نے جواب دئے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوالات اور جوابات کے متعلق تقریر فرمائی۔

پھر حضور کی طرف سے ایجنڈا میں جو یہ تجویز درج تھی۔ کہ دفتری کام کے تین تجربہ کار احباب کی مرکزی دفاتر سلسلہ کے معائنہ کے لئے کمیٹی بنائی جلئے۔ اس کے مطابق چودھری نعمت خان صاحب سب جج دہلی۔ پیر اکبر علی صاحب وکیل فیروز پور۔ چودھری غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس اس کام کے لئے تجویز ہوئے۔ اور حضور نے ان کا انتخاب منظور فرمایا۔ پھر ایجنڈا میں درج شدہ نظارتوں کے معاملات پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کا تقرر ہوا۔ اور جلسہ

بجے دوپہر سے شروع ہو کر رات کے دس بجے
[illegible]لس اجلاس کے بعد برخواست ہوا۔

کل نمائندوں کی تعداد جو پہلے دن شریک اجلاس
[illegible]وئے ۹۳ ۲ تھی جس میں ۷ ۴ مقامی اصحاب کے علاوہ
[illegible]باب کے اضلاع صوبہ سرحد۔ یو۔ پی۔ بنگال۔ بہار کی
[illegible]عتوں کے نمائندے بھی شریک تھے۔ ہال کی چھت بہت
[illegible]ند ہونے کی وجہ سے چونکہ تقریر کرنے والوں کی آواز پورے
[illegible]ور پر سب کو سنائی نہ دیتی تھی۔ اس لئے چھت کے نیچے سائبان
[illegible]نے گئے تھے جس سے بہت فائدہ ہوا۔ اور تقریریں عمدگی کے
[illegible]اتھ سنی گئیں۔ ہال کی بالائی گیلریوں میں وزیٹروں کے
[illegible]یٹھنے کا انتظام تھا۔ اور دائیں طرف کے بغلی کمرہ میں مستورات
[illegible]ے لئے برعائت پردہ جگہ بنائی گئی تھی۔

بیرونی اور مقامی نمائندگان مجلس اور بعض اور
[illegible]حباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رات کو
[illegible]وت طعام دی جس میں کانفرنس کا اجلاس ختم ہونے اور
[illegible]غرب وعشا کی نمازیں مسجد مبارک میں پڑھنے کے بعد احباب
[illegible]ریک ہوئے ؛

۷ اپریل صبح سے دوپہر تک سب کمیٹیوں کے اجلاس
مختلف مقامات پر ہوئے۔ اور پھر مجلس کی کارروائی شروع
ہوئی ؛ (باقی آئندہ)

دہلی میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ

براد عبد الحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔

۳۰ مارچ لغایت یکم اپریل ۱۹۲۸ء جماعت احمدیہ دہلی
کا سالانہ جلسہ پریڈ گراؤنڈ میں کامیابی سے ہوا۔ الحاج مولوی
عبد الرحیم صاحب نیر احمدی مشنری نے میجک لینٹرن کے ذریعہ
مسجد لندن گذشتہ سال کا حج بیت الحرام افریقہ اور مغربی
ممالک میں اشاعت اسلام کی رفتار اور ہزارہا نو مسلموں کے
فوٹو جو آپ کے ذریعہ مسلمان ہوئے۔ کے دلچسپ مناظر دکھلائے
اس کے علاوہ فضیلت اسلام۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دنیا پر احسانات۔ اتحاد اسلامیہ کی اہمیت۔ اور
مسلمانوں کی ترقی کے کامیاب ذرائع پر نہایت مفید اور
کارآمد لیکچر ہوئے ؛

ان لیکچروں کے علاوہ عورتوں میں بھی مولوی نیر صاحب کا لیکچر ہوا۔
دہلی کے مولویوں نے لوگوں کو ہمارے جلسہ میں شامل ہونے
سے روکا۔ اور اس کے لئے کئی ایک [illegible] وغیرہ شائع کئے گئے ؛

احمدی مبلغ دمشق کے خلاف حکومت شام کا حکم

مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ دمشق
کے دلائل اور براہین سے عاجز آ کر اور احمدیت کی ترقی کو
دیکھکر علماء کے زور دینے پر حکومت شام نے انہیں حکم دیا ہے۔
کہ وہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر شام کی حدود سے نکل جائیں۔ مولوی
صاحب موصوف کو مرکز سے حیفہ میں قیام رکھنے اور مزید احکام
کا انتظار کرنے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ اور وہ حیفہ میں
آ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان مشکلات کو
دور کرے۔ جو ان کے راستہ میں علماء نے ڈالی ہیں ؛

احمدی مبلغین کی سرگرمیاں

محمد اسمٰعیل صاحب دہر گ تحصیل نارووال سے اطلاع
دیتے ہیں۔ کہ سنگھترہ کے ایک مولوی صاحب ہمارے گاؤں
میں آ کر احمدیت کے خلاف نیش زنی کیا کرتے تھے۔ ہم نے یہہ
معلوم کر کے کہ آپ پھر ۱۶ مارچ کو آنے والے ہیں۔ مرکز سے
مبلغ کی درخواست کی۔ جس پر مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری
اور مولوی عبد الاحد صاحب یہاں آ گئے۔ غیر احمدیوں نے
مولوی صاحب مذکور کو دعوت دی۔ کہ آ کر مباحثہ کرے۔ مگر اس
نے حیلے بہانے کر کے ٹال دیا۔ اور مقابل پر نہ آیا۔ ہمارے
مبلغوں نے نہایت عمدہ پیرایہ میں سلسلہ احمدیہ کی تعلیم پیش
کی جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ چار کس داخل احمدیت ہوئے۔ اور کئی
ایک آمادہ ہیں۔ اس گاؤں کے عیسائیوں پر اچھا اثر ہوا۔
امید ہے۔ کہ انشاء اللہ کئی ایک داخل اسلام ہو جائیں گے۔

گیانی سردار احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ تحصیل شکرگڑھ
کے کئی ایک گاؤں کا دورہ کر کے میں نے صداقت مسیح موعود
اور تعلیم حضرت بابا نانک صاحب پر تقریریں کیں۔ موضع
ننگل اندر میر [illegible] میں بارہ اشخاص داخل سلسلہ ہوئے۔ اور
چند ایک نے ترقی اسلام کی ممبری قبول کی۔ اچھوت لوگوں میں
بھی باقاعدہ لیکچر ہو رہے ہیں۔ جن کو وہ پسندیدگی کی نظر سے
دیکھتے ہیں ایک اچھوت عورت کو داخل اسلام کر کے ایک مسلمان
سے اس کا نکاح کیا گیا۔

خان کابلی بنوں سے لکھتے ہیں۔ بنوں میں آریہ سماجی
نہایت شد و مد سے پروپیگنڈا میں مصروف ہیں۔ اور
"قرآن کی حقیقت" "ستیارتھ پرکاش"۔ اور محمد صاحب آریہ تھے
نامی نہایت ہی دلآزار کتب مسلمان اور سناتن دھرمیوں
میں مفت تقسیم کی جا رہی ہیں۔ خدا کے فضل سے ہم نے ان کا
مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ لکی مروت میں ایک مباحثہ بھی ہوا
جس میں آریہ مناظر ہمارے سوالات کا کوئی جواب نہ دے سکا۔
عام مسلمان اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ آریوں کے مقابلہ
کے لئے احمدیوں کے سوا کوئی موزوں نہیں۔

جناب عبد الحمید صاحب [illegible] دہلی سے لکھتے ہیں۔
کہ ۱۱ مارچ میں مولوی عمر الدین صاحب اور میں بکرم [illegible] ضلع
میرٹھ میں گئے۔ جہاں آریوں کا جلسہ تھا۔ پنڈت رامچندر
دہلوی کے ساتھ مولوی عمر الدین صاحب کا مناظرہ مکتی کے
مضمون پر تین گھنٹہ تک ہوا۔ پنڈت رامچندر صاحب
آخری وقت تک ہمارے مطالبات کا کوئی جواب نہ دے سکے
اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمیں شاندار کامیابی ہوئی۔
خود ہندوؤں اور عیسائیوں نے آریہ مناظر کی کمزوری کا
اعتراف کیا۔ اس کے علاوہ میں نے بھی آریہ سماج اور
اسلام کی تعلیم۔ نیز ہر دو مذاہب کی تعلیمات کا مقابلہ وغیرہ
مضامین پر تقریریں کیں۔ اور ثابت کیا۔ کہ آریہ سماج مجبور
ہو کر اسلامی عقائد اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اتحاد بین المسلمین
تجارت اور چھوت چھات کی طرف بھی خاص طور پر توجہ
دلائی گئی ؛

مولوی عبد الغفور صاحب چک ۲۱۲ ضلع لائل پور
سے لکھتے ہیں۔ کہ اس علاقہ میں ایک پیر صاحب کئی مولویوں کے ساتھ دورہ کر رہے
ہیں۔ ۲۹ مارچ کو موضع گگھووال آئے۔ رات کے وقت گانے
بجانے میں مشغول ہو گئے۔ اور ایسی ایسی بیہودہ حرکات اور آپس
میں تمسخر بازی کرتے رہے۔ کہ دیکھکر شرم آتی تھی۔ حسب توقع
اگلے دن ہمارے خلاف بھی زہر افشانی شروع کی گئی۔ جس کا
جواب رات کے وقت میں نے ایک پبلک لیکچر کے ذریعہ دیا۔
پیر صاحب کے چیلے چانٹے اس لیکچر میں موجود تھے۔
مگر باوجود بار بار للکارنے کے کسی کو میرے مطالبات کا جواب
دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ میں نے غیر احمدی حاضرین کو مخاطب
کر کے کہا۔ کہ اپنے مولویوں سے پوچھو۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی صداقت کا ان کے پاس کیا ثبوت ہے۔ اور میں
تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ کوئی دلیل آنحضرت صلعم
کی صداقت کی بیان نہیں کر سکیں گے۔ اس مجلس میں مخالف
مولوی موجود تھے۔ مگر کسی کو جواب کا حوصلہ نہ ہوا۔ اگلے
دن انہوں نے پھر اپنا جلسہ کر کے ہمارے خلاف تقریر
کی۔ مگر ایک حوالہ دریافت کرنے پر کہا۔ کہ یہ ازالہ اوہام کی
تیسری جلد کے صفحہ ۱۰ پر ہے۔ خدا کی شان ہے۔ کہ ایسے
جاہل لوگ بھی ہماری مخالفت کو ہی سب سے بڑا ثواب
سمجھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

نمبر ۸۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ - اپریل ۱۹۲۸ء | جلد ۱۵

رحمۃ للعالمین کی سیرت کے متعلق لیکچروں کا انتظام

۲۰ جون کا دن یاد رکھو!

اور

اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردو

از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ۔ سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے جن خطابات اور جس عزت و محبت سے یاد فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک رحمۃ للعالمین بھی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضور پر نور کا وجود مبارک صرف مسلمانوں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہی رحمت کا موجب نہیں تھا۔ بلکہ آپ تمام مخلوق کے لئے رحمت ہو کر تشریف لائے تھے۔ جس سے تمام عالم نے بلا لحاظ مومن و کافر فیض حاصل کیا۔ بلکہ حیوانات اور نباتات تک بھی اس فیض سے بہرہ ور ہوئے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ جس کو مسلمان ایمانی رنگ میں تو یقین کرتے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس حقیقت کو نہ تو پورے طور پر سمجھا گیا ہے۔ اور نہ ہی مخالفین اسلام کے سامنے کما حقہ پیش کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں سے مخالفین نا انصافی حقیقت ابو لہب کا پیرو ہو کر آپ کی ذات بابرکات پر طرح طرح کے اعتراضات شائع کر کے مسلمانوں کے دلوں کو دکھاتا اور ایسے سچے بہی خواہ کو گالیاں دیتے۔ جو ان لوگوں کی بہتری کے لئے اپنی جان کھو دینے کے لئے تیار تھا۔ اور جو ان کو سکھ دینے کے لئے مع اپنے ننھے بچوں اور بوڑھی بیوی اور اپنے تمام قبیلے کے کئی سال تک وادی بنی شعب میں بائیکاٹ ہو کر مقید و محصور رہا۔ یہ لوگ اپنی نادانی سے اپنے محسن کو کوستے ہیں جس نے ان جیسوں کو آنکھیں دینے کے لئے اور ان کو راہ حق سے آگاہ کرنے کے لئے اور ان کو حیات جاودانی دینے کے لئے خود غاروں کے اندھیرے میں اپنے پیاروں کے ساتھ سانپوں اور بچھوؤں کے ساتھ راتیں بسر کیں۔ اور دشمنوں کی کھینچی ہوئی تلواروں کے سامنے عربستان کے بے آب و گیاہ بیابان میں بھوکا پیاسا بھاگا پھرا۔ جس محسن نے اپنے پیاروں۔ دوستوں اور رشتہ داروں کو قربانی کے بکروں کی طرح کٹوا دیا۔ نا اہل لوگ ایسے محسن۔ ایسے جان نثار ایسے راہنما اور ایسے رحیم و کریم انسان کو گالیاں دینے میں اپنی خوشی حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے نام کو بدنام کرنے اور اس کے مذہب کو ملیامیٹ کرنے کے لئے اپنا تمام زور اور طاقت صرف کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ معاندین اسلام کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہیئے۔ کیا ہمارا صرف یہی فرض ہے۔ کہ جب کوئی دشمن گالی دے۔ تو اس کے منہ پر ہاتھ رکھیں۔ اور خود خاموش رہیں۔ نہیں۔ بلکہ ہمارا اصل فرض یہ ہے کہ گالی دینے والوں کو روکنے کی کوشش بھی کریں۔ اور اس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد و ثنا کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کریں۔ یہاں تک کہ سرزمین ہند اس سے گونج اٹھے۔ اور رحمۃ للعالمین کی حقیقت کو ایسے رنگ میں آشکارا کیا جائے۔ کہ سبھی آپ کی محبت سے لبریز ہو جائیں۔ خواہ وہ اسلام کے دائرہ سے باہر ہی رہیں لیکن آپ کی عزت اور محبت ایسے رنگ میں ان لوگوں کے دلوں میں سرایت کر جائے۔ کہ مسلمانوں کو "رنگیلا رسول" اور "ورتمان" جیسے کیس کے لئے ارتی پیش کرنے کی آئندہ کبھی ضرورت پیش نہ [illegible] اس اہم مقصد کے حاصل کرنے کے لئے اور مسلمانوں [illegible] اور دیگر اہل وطن کی بہتری اور پیارے وطن کی بہبودی کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس کی پہلی قسط یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام اطراف و اکناف میں ۲۰ جون ۱۹۲۸ء مطابق یکم محرم الحرام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل پر لیکچر دئے جائیں جن میں مسلمانوں کے تمام فرقے حصہ لیں۔ بلکہ ان میں خدا ترس عیسائیوں اور فہیم ہندوؤں کو بھی شامل کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ قادیان کی زیر نگرانی صیغہ ترقی اسلام قادیان کی طرف سے تین لیکچر مندرجہ ذیل مضامین پر چھپوا کر تیار کر لئے گئے ہیں۔

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی

(۲) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات

(۳) آپؐ کی بنی نوع انسان کے لئے قربانیاں۔

جو صاحبان ایسے لیکچروں کا انتظام کرنا چاہیں۔ ان کو یہ تیار شدہ لیکچر مفت روانہ کئے جاوینگے۔ ان کو پڑھ کر معمولی لیاقت کا آدمی بھی ایک عمدہ لیکچر تیار کر سکتا ہے۔ جو موجودہ زمانے کی روش کے مطابق مقبول ہو۔

مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آج کل گھروں میں بیٹھ کر درود شریف پڑھ لینا اور مولود کی مجالس قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد کا بھری مجالس اور کھلے میدانوں میں بآواز بلند اعلان کیا جائے۔ اگر فی الحال تمام دنیا نہیں۔ تو سرزمین ہند تو اس آواز سے گونج اٹھے۔

اس تحریک کا صوبہ پنجاب میں تو خاطر خواہ انتظام ہو چکا ہے۔ اور اس وقت تک مختلف مقامات کے پانصد کے قریب لیکچراروں کے نام ہمارے دفتر میں آ چکے ہیں لیکن افسوس ہے۔ کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات سے ابھی تک بہت کم نام آئے ہیں۔ اس لئے صوبہ سرحد۔ یو۔ پی۔ بنگال۔ بہار۔ دہلی۔ سی۔ پی۔ مدراس۔ سندھ اور بمبئی آسام۔ برہما کے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ جلد از جلد اپنے اپنے نام ارسال کر کے اپنے اپنے صوبہ کی تعداد کو پورا کریں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

اس تحریک کو اگر پورے طور پر کامیاب بنایا جائے۔ اور ۲۰ جون کو ہندوستان کے ہر گوشہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی کے متعلق پوری تیاری اور کوشش سے لیکچر دئے جائیں۔ تو اس کا نتیجہ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ دیگر مذاہب کے لئے بھی نہایت مبارک نکلیگا۔ مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ سمجھ لیگا۔ کہ جس انسان کو وہ خدا کا [illegible] یقین کرتے ہیں۔ وہ کیسی بے نظیر صفات رکھتا ہے۔ اور محمد رسول [illegible] کے پیرو [illegible] کی کیا شان ہونی چاہیئے۔ پس اس تحریک کو [illegible] پورے طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔

مسلمان لیڈروں کے غور کے لئے

ایک طرف تو مسلمان ہیں۔ جو پہلے ہی اپنے مذہب کے متعلق کوئی خدمت کرنے سے غافل ہیں۔ اور پھر انہیں یہ تلقین کرنے والے موجود ہیں۔ کہ اشاعت اسلام میں کسی قسم کا حصہ لینے کی بجائے سوراجیہ کے حصول کے لئے ہندوؤں کے آلہ کار بن جاؤ۔ لیکن دوسری طرف ہندوؤں کو دیکھئے۔ ان کے بڑے بڑے سیاسی لیڈر ہر وقت اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ اپنے دھرم کی بہتری اور برتری کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ پنڈت مالوی جی اچھوت ادھار کے جلسہ لاہور میں بڑی خوشی سے شریک ہوتے اور اچھوتوں کے حق میں پرزور تقریر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں گو اسے آریہ ایجیٹیشنوں کو جب حکومت ملک میں بدامنی پیدا ہونے کی وجہ سے نکالتی ہے۔ تو ڈاکٹر مونجے وہاں جانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح اور جتنے ہندو لیڈر ہیں۔ کسی نہ کسی طرح اپنے دھرم کے مفاد کو ملحوظ رکھنا اپنا پہلا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس کے بعد کچھ اور۔ حتیٰ کہ وہ اسمبلی کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں میں بھی اسے نہیں بھولتے۔ چند ہی دن ہوئے۔ بیزواڑہ کی میونسپلٹی کے ہندو ممبروں نے اپنی کثرت کی وجہ سے باوجود سوراجی ہونے کے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا کہ گائے ذبح کرنے والے کو فی گائے ۲۵ روپیہ ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ مدراس کونسل میں لڑکوں کی شادی کی عمر ۲۱ سال اور لڑکیوں کی ۱۶ سال کا قانون ہندو ممبروں کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہو گیا۔

اب پنڈت کیلکار نے اسمبلی میں ایک ایسا بل پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لوگ جو ہندو مذہب چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کر لیتے ہیں۔ انہیں ان کے والدین کی جائداد سے محروم کر دیا جائے۔

اگرچہ یہ بل مسترد ہو گیا۔ لیکن اس کے پیش کرنے میں جو ذہنیت کام کر رہی ہے۔ وہ قابل غور ہے۔ ہندو قانونی طور پر ان لوگوں کے آگے جو اپنا مذہب بدلنا چاہیں۔ یہ روک پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تا کہ اس کے خوف سے کوئی ہندو اپنا مذہب نہ تبدیل کر سکے۔

ہندو راہنماؤں کی اس قسم کی کوششوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمان لیڈروں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں۔

بندیلکھنڈ علماء کانفرنس کی ایک قرارداد

معاصر ہمدم (۱۶ مارچ) سے ہمیں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ کہ بندیلکھنڈ کی علماء کانفرنس نے اپنے [illegible] میں جہاں مخلوط انتخاب کے خلاف پرزور آواز بلند کی ہے۔ وہاں یہ بھی قرارداد پاس کی ہے:۔

"بندیلکھنڈ علماء کانفرنس ضروری سمجھتی ہے۔ کہ ضروریات زندگی اور روزمرہ کے استعمال کی اشیاء خصوصیت سے کھانے پینے کی دوکانیں مسلمان کھولیں۔ .... اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ حتی الامکان اپنے مسلمانوں کی دوکانیں ہونے کی صورت میں انہیں سے خرید کرنا اپنا فرض سمجھیں"

مسلمانوں کے پنپنے کے لئے یہ نہایت ضروری اور اہم تجویز ہے لیکن افسوس کہ جس پابندی کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ مسلمانوں میں ابھی تک نہیں پائی جاتی۔ اور بعض مقامات پر تو ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ کہ جن مسلمانوں نے دوکانیں کھولی تھیں۔ وہ مسلمانوں کی بے اتفاقی کی وجہ سے سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔

اگر ہر صوبہ کے علماء اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور مسلمانوں کو مسلمانوں سے خرید و فروخت کرنے کی ضرورت اور اہمیت بتائیں تو امید ہے۔ بہت کچھ اصلاح ہو سکے۔

مسلمان عمال کی اطاعت شعاری

جس زمانہ میں مسلمان صاحب حکومت تھے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں اسلامی پرچم لہرا رہا تھا۔ اور اسلامی فوج ظفر موج کا رعب تمام دنیا پر طاری تھا۔ اس زمانہ کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے۔ تو جو بات نمایاں طور پر پائی جائیگی۔ وہ اطاعت امیر اور خلیفۃ المسلمین کی فرمانبرداری کا جذبہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی تمام ترقیات محض اسی جذبے سے تھیں۔ کہ ان دنوں اسلام کا مرکز اس درجہ مضبوط اور مستحکم تھا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے جرنیل یا حاکم کو بھی مرکز سے استصواب کئے بغیر معمولی سے معمولی کام کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ ویسے تو مسلمانوں کی اپنے امیر کے احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہزاروں مثالیں تاریخ میں مل سکتی ہیں۔ مگر اس وقت ہم ایک بیان کرتے ہیں۔

راجہ داہر والی سندھ کی شرارتوں سے تنگ آ کر جب حجاج بن یوسف نے اپنے نوجوان داماد محمد بن قاسم کو اس کی سرکوبی کے لئے ہندوستان روانہ کیا۔ اس وقت یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ رسل و رسائل کے وہ وسائل جو آج ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ مثلاً ریل۔ تار۔ لاسلکی۔ ہوائی جہاز۔ ریل غرضیکہ کچھ بھی نہ تھا۔ بلکہ عام جہاز بھی ایسے تیز رو اور محفوظ نہ تھے۔ جو اس زمانے میں ہیں۔ خطوط اور نامہ و پیام سواروں کے ذریعہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچائے جاتے تھے۔ پھر سندھ سے دمشق کوئی معمولی فاصلہ نہ تھا۔ بلکہ ایک بہت بڑی مسافت پر واقع تھا۔ مگر باوجود اس بعد مسافت اور وسائل رسل و رسائل کے فقدان کے محمد بن قاسم کوئی کام بھی اپنی مرضی سے نہ کرتا تھا۔ بلکہ حجاج کی وساطت سے چھوٹے چھوٹے امور کو بھی خلیفۃ المسلمین تک پہونچاتا۔ اور دربار خلافت سے ہدایات حاصل کر کے ان پر عمل پیرا ہوتا۔ اور اس اصول پر وہ اس درجہ سختی سے عامل تھا۔ کہ حجاج کو لکھنا پڑا۔ کہ

"تمہارا ہر کام میں مجھ سے صلاح و مشورہ کرنا بڑے حزم و احتیاط کی دلیل ہے۔ مگر چونکہ فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے خطوط کے جواب میں دیر ہو جانے کے باعث کاموں میں التوا ہو جاتا ہے۔ اصولی حیثیت سے میرا اتنا کہدینا کافی ہے۔ کہ تم ایسی رعایا نوازی کرو۔ کہ دشمن خود بخود تمہاری اطاعت و فرمانبرداری کے آرزومند ہو جائیں۔" (انقلاب یکم اپریل ۱۹۲۸ء)

مگر افسوس ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں سے دوسری خوبیاں کم ہوتی گئیں۔ وہاں یہ جوہر بھی جو ان کی تمام شان و شوکت کا اصل سبب تھا۔ ان سے چھوٹ گیا۔ اور مسلمان اس حالت کو پہونچ گئے۔ جو آج ہمیں دکھائی دے رہی ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہماری حالت پر رحم کر کے اور اسلام کو دوبارہ سرفراز کرنے کے لئے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک مرکز قائم کیا ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنے آپ کو اس سے وابستہ کر لیا۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حقیقی کامیابی اور ترقی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب وُہ وہی روح اطاعت دکھائیں۔ جو صحابہ کرام اور ان کے جانشین اپنے خلفاء اور امراء کے احکام کی اطاعت کے وقت دکھاتے تھے۔ اپنے اعمال اور افعال کو مرکز کی ہدایات کے ماتحت سرانجام دیں۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جو آسانیاں سفر اور خط و کتابت کے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ ان سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

آل مسلم پارٹیز کانفرنس

مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق کے ضائع ہونے اور ان کے مطالبات کے رائیگان جانے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں اتحاد و اتفاق کی وہ روح نہیں پائی جاتی۔ جو قوموں کی وقعت اور ہیبت دوسروں پر ثابت کیا کرتی ہے۔ نہایت اہم سے اہم اور ضروری سے ضروری معاملات کے متعلق ان کی راہیں بالکل علیحدہ علیحدہ اور ایک دوسرے کے خلاف ہوتی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اس افسوسناک حالت کو دیکھکر مشترکہ مفاد اور اغراض میں اتحاد کے لئے جو زریں اصل پیش فرمایا ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو وہ بہت سے ایسے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ جن سے ابھی تک محروم ہیں۔

معاصر "انقلاب" کچھ عرصہ سے مسلمانوں کو "آل مسلم پارٹیز کانفرنس" منعقد کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ تا کہ ہر خیال کے مسلمان ان میں شریک ہو کر مسلمانوں کے مفاد کے متعلق متحدہ طریق عمل تجویز کر سکیں۔ ہم اس کی نہایت زور سے تائید کرتے ہوئے مسلمان لیڈروں سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور اس طرف توجہ فرمائیں۔

دُرِّ عدن اور پیغام صلح

ایک معمولی سی بات کو بڑھاتے جانا اور جھوٹ و غلط بیانی کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے طول دینا "پیغام صلح" کا خاصہ ہے۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی کئی سال کی پرانی اردو فارسی نظموں کا مجموعہ گذشتہ سال شائع ہوا۔ لیکن "پیغام صلح" نے حال میں اس کے خلاف فتنہ انگیزی شروع کی۔ اور ایسے رنگ میں کی۔ کہ گویا یہ نظمیں اب ہی اور شائع کی گئی ہیں۔ اس کے متعلق خود ہم نے اور پھر قاضی محمد یوسف صاحب نے ثابت کر دیا۔ کہ ساری کی ساری نظمیں پرانی اور اپنے اپنے موقعہ اور وقت پر سلسلہ کے اخبارات میں شائع شدہ ہیں۔ نیز ان کی یکجائی طور پر اشاعت بھی اس وقت ہوئی جبکہ شاہ کابل سیاحت پر روانہ نہ ہوئے تھے۔

اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ "پیغام صلح" اپنی غلط بیانی کو واپس لیتا۔ یا کم از کم اپنی شرارت کا پول کھل جانے کے بعد خموشی اختیار کر لیتا۔ لیکن نہیں۔ اس کے "مولانا عصمت اللہ صاحب" جنہوں نے ایسے آڑے وقت میں "پیغام صلح" کے کام آنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ۳۰ مارچ کے پرچہ میں بظاہر "الفضل کے مغالطہ کا ازالہ" کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ مگر دراصل خود انہوں نے دیدہ دانستہ بہت بڑا مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔

آپ لکھتے ہیں۔ اور کس شان سے لکھتے ہیں:-

"پیغام صلح مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء میں ایک شرانگیز تحریر" کے عنوان سے معاصر انقلاب کی تائید میں ایک مختصر سا نوٹ شائع ہوا تھا۔ انقلاب نے ۱۰ مارچ کے پرچہ میں درعدن نامی ایک رسالہ کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اور میاں محمود احمد صاحب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ مصالح ملکی کو مد نظر رکھکر اس مکروہ کتاب کی اشاعت کو جلد از جلد بند کرا دیں۔ کیونکہ یہ کتاب سات کروڑ مسلمانوں کے جذبات منافرت کو برانگیختہ کرنے والی ہے۔ پیغام صلح نے روزنامہ انقلاب کے اس خیال کی تائید کر دی۔ کیونکہ کتاب مذکور قطع نظر اس بات کے کہ درحقیقت مسلمانان ہند کے جذبات منافرت کو برانگیختہ کرنے والی ہے۔ اس دوستانہ معاہدہ سے کے بھی قطعاً برخلاف ہے۔ جو میاں محمود احمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ کے درمیان ۱۹۲۶ء میں ذاتیات کے برخلاف نہ لکھنے کے متعلق ہو گیا تھا۔

الفضل نے اس سچے اور صحیح نوٹ سے ایک غلط نتیجہ نکالا۔ اور ۲۰ مارچ کے پرچہ میں پرانی نظموں کے متعلق بیجا شور" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کر کے سارا الزام پیغام صلح کے سر تھوپ دیا۔ انقلاب نے ۱۰ مارچ کو نوٹ لکھا۔ اور ۱۳ کو پیغام صلح نے اس کی تائید کی۔ مگر الفضل لکھتا ہے۔ کہ "غیر مبائع اصحاب نے نہ صرف اپنے اخبار پیغام صلح میں بلکہ دوسرے اخبارات کے ذریعہ بھی ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کی۔" اگر پیغام صلح پہلے لکھتا۔ اور انقلاب اس کی تائید کرتا۔ تو خیر الفضل کے پاس کوئی بہانہ بھی ہوتا۔ مگر یہاں تو سرے سے معاملہ ہی برعکس ہے۔ انقلاب پہلے لکھتا ہے۔ اور پیغام صلح چند روز بعد اس کی تائید کرتا ہے۔ شائد ایڈیٹر صاحب الفضل کو کوئی خواب آیا ہوگا۔ جس کی بنا پر غیر مبائع اصحاب کو مورد الزام بنا کر جو کچھ دل میں آیا۔ بلا تکلف لکھدیا۔ ایڈیٹر صاحب الفضل غور فرمائیں۔ کہ ہماری طرف سے تو اس معاملہ میں کوئی ابتدا نہیں ہوئی پھر الزام کیسا؟"

مطلب یہ ہے کہ درعدن کے متعلق سب سے پہلے "انقلاب" نے لکھا۔ "پیغام صلح" نے اس کی تائید کی۔ اس معاملہ میں اس کی طرف سے کوئی ابتدا نہیں ہوئی۔ اگر ابتدا اس کی طرف سے ہوتی۔ یعنی درعدن کے خلاف پہلے وہ لکھتا اور بعد میں "انقلاب"۔ تو الفضل کو حق تھا۔ کہ اسے اس فتنہ کا بانی قرار دیتا۔ مگر اب نہیں۔

اس بات کو پرزور بناتے ہوئے "پیغام صلح" کے "مولانا" نے یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ "شائد ایڈیٹر صاحب الفضل کو کوئی خواب آیا ہوگا۔ جس کی بنا پر غیر مبائع اصحاب کو مورد الزام بنا کر جو کچھ دل میں آیا۔ بلا تکلف لکھدیا۔"

مگر ہم "پیغام صلح" اور اس کے "مولانا" کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے دیدہ دانستہ یہ باتیں نہیں لکھیں۔ تو یقیناً ان کا حافظہ اس قدر کمزور ہے۔ کہ چند دن کی لکھی ہوئی بات بھی یاد نہیں رکھ سکتا۔ براہ مہربانی وہ ۲۹ فروری کا "پیغام صلح" نکال کر اس کا صفحہ ۳ کالم ۳ کا آخری حصہ جس کا عنوان ہے "پشاور میں شرانگیز رسائل کی اشاعت" ملاحظہ فرمائیں۔ اور پھر بتائیں کیا یہ مضمون ۱۰ مارچ کے "انقلاب" کے نوٹ سے پہلے لکھا اور شائع کیا گیا ہے۔ یا بعد میں۔ اور اس کے ہوتے ہوئے پیغام صلح کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ "ہماری طرف سے تو اس معاملہ میں کوئی ابتدا نہیں ہوئی"

کیا یہ حیرت کی بات نہیں۔ کہ "انقلاب" سے کئی دن پہلے ایک مضمون بالفاظ ہندو اخبارات "سنسنی خیز" عنوان سے لکھا جاتا ہے۔ اس میں اپنے گروہ کی سب سے بڑی ہستی کو بے اندازہ اور بے انتہا گالیاں "دینے کا رونا رویا جاتا ہے" دوسرے مسلمانوں کو بھڑکانے اور اشتعال دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حکومت سرحد سے ان رسائل کو روکنے کے لئے جلد کوئی مؤثر کارروائی کرنے" کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جب "الفضل" اسے "پیغام صلح" کی فتنہ انگیزی ثابت کر دیتا ہے۔ اور اس کے چہرہ سے دھوکہ دہی کا غازہ ہٹا دیتا ہے تو "مولانا عصمت اللہ صاحب" اس بات کا اعلان کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کی طرف سے تو اس معاملہ میں کوئی ابتدا نہیں ہوئی۔ اور انہوں نے صرف "انقلاب" کی تائید کی تھی۔ پھر ایڈیٹر الفضل پر اس قسم کا خواب دیکھنے کی پھبتی اڑا کر اپنی پاکدامنی کا اظہار کیا جاتا ہے:

یہ طرز عمل اگر کوئی ایسا شخص اختیار کرتا جسے پیغام صلح کے نزدیک کوئی غیر معمولی رتبہ حاصل نہ ہوتا۔ تو بھی قابل افسوس تھا۔ لیکن اب کیا کہا جائے۔ جبکہ یہ حرکت اس کے "مولانا" سے سرزد ہوئی ہے۔ اور جو اس پر اس قدر زور دے رہے ہیں۔ کہ اسی مضمون میں دوسرے موقعہ پر لکھتے ہیں۔

"درعدن ہمارے پاس پہلے سے موجود تھی۔ اور ہم جانتے بھی تھے۔ کہ یہ کتاب ملک کے خرمن امن میں آگ لگا دینے والی ہے۔ ہمیں حق حاصل تھا۔ کہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے۔ مگر ہم نے صبر کیا۔ اور چپ رہے"

ہم حیران ہیں۔ اسے حافظہ نباشد کا نتیجہ قرار دیں یا دیدہ دانستہ خلاف بیانی اور دروغ گوئی۔ اگر پیغام صلح خود ہی بتا دے۔ کہ اس کے "مولانا عصمت اللہ صاحب" کی اس حرکت کا کیا نام رکھا جا سکتا ہے۔ تو بہتر ہوگا۔

رہا وہ معاہدہ جس کا پیغام نے ذکر کیا ہے۔ اگر وہ ان تحریروں پر بھی حاوی ہے۔ جو اس سے قبل شائع ہو چکی ہیں تو خود غیر مبائعین کو اپنی وہ تمام تحریریں تلف کر دینی چاہئیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کے خلاف ذاتی حملے کئے گئے۔ اور خلاف تہذیب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یا کم از کم یہ اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ اب ان کی اشاعت نہیں کی جائیگی۔ اور ان کا کوئی اور ایڈیشن طبع نہیں کرایا جائیگا۔ ان کتابوں میں سے ایک کے متعلق ہم کسی گذشتہ پرچہ میں پیغام صلح کو خاص طور پر توجہ دلا چکے ہیں۔

اس قسم کی کارروائی کے بعد پیغام صلح یا "مولانا عصمت اللہ صاحب" کو درعدن کے خلاف آواز اٹھانے کا حق ہو سکتا ہے۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اس وقت اس پر ضرور غور فرمائیں گے لیکن جب تک وہ اپنی دل آزار کتابوں کی اشاعت کو روک نہیں دیتے۔ اور ان کا چھپنا بند نہیں کر دیتے۔ اس وقت انہیں کوئی حق نہیں ہے۔ کہ درعدن کی سی کتاب کے خلاف شور برپا کریں۔

رآن مجید کی مثل بنانے کا خبط!

ڈت دھرم بھکشو کو انعامی چیلنج

قرآن مجید کی بے نظیری اس کے منجانب اللہ ہونے کا درخشندہ ثبوت ہے۔ "لا یأتون بمثلہ" کا ارشاد ہر زمانے و ہر قوم پر ساوی ں میں صادق آتا ہے۔ عرب کے ادیب۔ فصحاء شعراء اور بلغا ں کی شان اعجازی کے سامنے گنگ ہو گئے۔ عجم کی حکمت سفہ خدا دانی و خدا شناسی کی راہیں محض ہیچ ثابت ہو گیا۔ ناد ید عرب کو اس کی فصاحت و بلاغت۔ لطافت و روانی نے سلیم خم کرنے پر مجبور کر دیا۔ دیگر ممالک کے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت کے جوئے شیریں سے سیراب ہوئے۔ مگر معاندین حق ہمیشہ اس دعوئ یکتائی پر چیں بجبیں ہوتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے س کی مثل لانے کے لئے ناکام کوششیں بھی کیں۔ لیکن آج تک ی شخص بھی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔ بلکہ جو بھی س مقابلہ کے لئے اٹھا بصد ذلت و رسوائی ناکام ہوا۔ اور اس ے قرآن پاک کی بے مثالی پر اور بھی مہر توثیق ثبت ہو گئی۔

بانئ آریہ سماج کی اس غلط روش کی اقتداء میں پنڈت دھرم بھکشو کا قدم بہت آگے ہے۔ کہ بلا سوچے سمجھے اعتراض کرتے جائیں۔ خواہ مخالف کے کلام کو سمجھنے کی بھی قابلیت نہ ہو۔ چنانچہ پنڈت مذکور نے "آریہ مسافر لکھنؤ" جلد ۴ نمبر ۱ میں بعنوان "کیا قرآن فعل انسانی نہیں"؟ بے ہودہ طور پر چند عربی فقرات لکھے ہیں۔ جن کو وہ "آیات خود ساختہ" قرار دیکر قرآن پاک کی مثل بتلاتا ہے۔ ان پر نظر تنقید ڈالنے سے پیشتر میں بزور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ پنڈت دھرم بھکشو قرآن مجید کے سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ اس کی مثل بنا سکے۔ دیکھئے آریہ مسافر نمبر ۲ صفحہ ۱ پر لکھا ہے۔

"بمصداق سبعاً من المثانی والقرآن العظیم۔ یہ سورۃ (فاتحہ) قرآن کے آٹھ حصوں میں سے سات حصہ ہے۔ باقی قرآن ⅛ حصہ شمار کیا جاتا ہے"!

حالانکہ یہ مطلب آیت بالا کا سراسر باطل ہے۔ آیت میں بتلایا گیا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیتیں اور القرآن العظیم دیا گیا ہے۔ نہ یہ کہ قرآن کا ⅞ حصہ یہ سورۃ ہے۔ کیا اسی سخن فہمی پر سخن گوئی کا دعویٰ؟

"آیات خود ساختہ کی تعداد چالیس ۴۰ ہے۔ جن میں بعض تو خالص آیات قرآنی ہیں۔ ان کو چھوڑ کر ایک بھی آیت ایسی نہیں جسے معنی و مطلب فصاحت و بلاغت سے قطع نظر کرتے ہوئے لفظی طور پر صحیح بھی قرار دیا جا سکے۔ ان چند سطور میں اکیانوے ۹۱ لفظی غلطیاں ہیں۔ معانی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

پنڈت دھرم بھکشو نے قرآن مجید کے الفاظ کو ہی ادھر ادھر رکھ کر مثل بنانی چاہی تھی۔ گویا مقابلہ کیا ہے۔ نقل قرآن کا ایک غلط ملط ہرہ سے۔ مگر پنڈت مذکور کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ "نقل را عقل باید"۔ ورنہ نقل بھی انسان کی ذلت و رسوائی کا موجب ہو جاتی ہے۔

فریق ثانی کو ان فقرات پر ناز ہے۔ کیونکہ بزعم خود تو وہ ان کو آیات فرقانی کے ہم پلہ خیال کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"معقولی طور پر میں اس دعوئی کی بڑے زور سے تردید کر سکتا ہوں۔ کہ قرآن لاثانی معجزہ ہے۔ میں کوئی عرب نہیں۔ نہ میری مادری زبان عربی ہے۔ نہ مجھے کچھ علم ہی ہے۔ میں تو ایک نہایت ادنیٰ درجہ کا مجہول اور جاہل... ہوں پھر بھی قرآن کی مثل لانے کا دعویٰ رکھتا ہوں۔ ذیل کی چند آیات پیش نظر ہیں۔ جو میں نے کبھی لاہور میں اور کبھی لکھنؤ میں بیٹھکر تصنیف کی ہیں اور وہ بھی محض اس غرض سے کہ یہ زعم و گمان دور ہو۔ اور لوگ سمجھ لیں۔ کہ قرآن بلحاظ فصاحت و بلاغت کوئی لاثانی معجزہ نہیں۔ اور نہ اس کی مانند لانے میں ہر ایک انسان عاجز ہے۔ بلکہ ہر ایک لکھا پڑھا جو زبان عربی سے مس رکھتا ہے۔ قرآن جیسی عبارت بنا سکتا ہے۔ (خارش بدہن ناقل) نمبر ۱۱ صفحہ ۱۷

مہاشہ دھرم بھکشو کو شکوہ ہوگا۔ اگر ہم اس کی مخترعہ آیات کو ناظرین تک نہ پہونچائیں۔ لیجئے مندرجہ بالا شیخیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چیدہ آیات خود ساختہ کا مطالعہ فرمائیں لکھا ہے:-

"یا ایها الآریاء انتم من الانبیاء بالاستغناء والاولیاء الله الذین یرسلون من السماء یوحی علیهم الوحی بالحکمته واستغفارۃ والشمس البازغتہ غیر ظلمات والبعیر اذ یتذکر القران و الملائکته اجنحة والجان ۰ فاسلموا بالایمان وسلموا علیه رسلنا الیک النبی بشیرا ورسولا ۰ جعلنا ہ الانسان حیاتٌ ورحمۃ وروح معقولا ۰ انا خلقت الارض بالجبال وخلقنا الانسان من صلصال الطعام له شئ ماکولا ۰ والحیة الشیطان الذی یهدی به الناس ۰ والشهر رمضان والحزب الخناس ۰ ان هذا قول مجهول والحاد لله لتعلمون الله قاصر علی ان ینزل النبی یجعله غیر بما عمل واصطفه علی العالمین بغیر الحق قدره قدر تقدیراہ اسلئلن الله عنهم الیس انا قادر بما کفرتم فادخلوا الی الجهنم فرضت لکم التی نار سعیرا ۰ کیف تطلع الشمس تجری فی السماء معلقا والقمر منزل النور موجلا والکواکب والنجوم بهما المسخرون ۰ کذالک ارسل رسولا یعطی به الوید مفصلا فیه ما متقدم و متاخر اکانوا به الرشیون یستحقوات ۰ لعلم خرجت فرقة الاریة حزبته الله الا ما هم بمومنون یا ایها الذین اسلموا لا تکذبوا الحق ولا تکونوا من الکاذبون ۰ الخ"

اللہ اللہ ان خرافات کو قرآن پاک کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ع

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ایک معمولی طالب علم بھی یہ فقرات سن کر ہنس پڑیگا۔ اگر مہاشہ دھرم بھکشو "آنکس کہ نداند و بداند کہ او داند" کے مصداق نہ ہوتے۔ تو وہ ایسا لکھنے کی ہرگز جرأت نہ کرتے۔

غور کا مقام ہے کہ اگر وہ سمجھ کر لکھتے تو آریوں کے متعلق "الا ما هم بمومنین" نہ فرماتے۔ کہ وہ ایماندار نہیں۔ دل تو چاہتا ہے کہ ساری "خرافات دیانندی" نقل کی جائیں مگر اتنی گنجائش نہیں۔ ان سے ہی باقیوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ کیا یہی نگیں کبھی لاہور اور کبھی لکھنؤ میں تصنیف کی گئی ہیں۔

میں پنڈت دھرم بھکشو کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ ان فقرات کو فصاحت و بلاغت تو درکنار عربی زبان کی رو سے صحیح ہی ثابت کر دیں۔ چونکہ معاملہ اہم ہے۔ اس لئے مبلغ یکصد روپیہ بطور انعام رکھا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ان کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ہر ممکن جد و جہد کریں۔ کیا وہ اس چیلنج کو منظور کر کے انعام حاصل کرینگے؟ اس کو تو واقعات بتلائینگے۔ مگر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ اور ان کے سب مددگار مل کر بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ جس طرح قرآن پاک کی مثل لانا ناممکن اور محال ہے۔ اسی طرح ان پر اغلاط فقرات کو درست ثابت کرنا بھی کار دارد والی بات ہے۔

قرآن پاک کے مقابل پر ان بھونڈے فقرات کے پیش کرنے سے آریہ سماج نے قرآن مجید کے بے نظیر ہونے پر ایک اور شہادت قائم کر دی۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

خاکسار ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان

موجودہ بائبل میں تحریف

باوجود اس کے کہ علمائے اسلام نے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے بائیبل کا محرف اور مبدل ہونا پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ مگر ابھی تک بہت سے دیسی مسیحی ہٹ سے کام لیتے ہوئے وہی پرانا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ کہ بائیبل کے "کل صحیفے بلا تبدیل و تحریف اور تصحیف رہے ہے۔ ان میں کسی قسم کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی" (براہین نیرہ صفحہ ۲۲)

حالانکہ ایسا لکھنا یا کہنا بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں بائیبل کو محرف صرف مسلمان ہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود مسیحی کلیسا کے بہت سے محققین نے بھی تحقیق کرنے کے بعد یہی رائے قائم کی ہے۔ کہ موجودہ بائیبل اصلی حالت میں ہم تک نہیں پہونچی۔ مثال کے طور پر ریورنڈ ڈملو صاحب کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ لیجئے۔ پادری صاحب موصوف بائیبل کی انگریزی تفسیر میں نئے عہد نامہ کی اصل حقیقت سے یوں نقاب کشائی کرتے ہیں:

پادری ڈملو صاحب کی تحقیق

"پچھلی صدیوں میں ہم مقدس الفاظ کی حفاظت میں وہ احتیاط کا خیال نہیں پاتے۔ جو عہد نامہ قدیم کے پہونچانے میں پایا جاتا ہے۔ ایک نسخہ کا نقل کرنے والا بعض وقت وہ الفاظ درج نہ کرتا تھا۔ جو اصل عبارت میں موجود ہوتے تھے۔ بلکہ وہ درج کر دیتا تھا۔ جو اس کے خیال میں درج ہونے چاہئے تھے وہ ایک ناقابل اعتبار حافظ پر بھروسہ کرتا۔ یا بعض وقت اصل عبارت کو بدل کر اس فرقہ کے خیال کے مطابق کر دیتا۔ جس میں وہ خود ہوتا۔ ابتدائی عیسائی بزرگوں کی عبارات اور حوالجات کے علاوہ قریباً چار ہزار نئے عہد نامہ کے یونانی نسخے موجود ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اختلافات عبارات بہت زیادہ ہیں"

یہی نہیں کہ پہلے وقتوں کے عیسائی دوسرے فرقوں کو زک دینے اور اپنے عقائد کو قوی اور مستند بنانے کے لئے عبارتوں میں تبدیلیاں کر لیتے تھے۔ بلکہ اس روشنی کے زمانہ میں بھی برابر اس طور کی کارروائیاں عمل میں آتی رہتی ہیں۔ اور اب بھی مسیحی کلیسا کے ذمہ دار ممبر اعتراض سے پناہ ڈھونڈنے کے لئے بائیبل میں حسب مرضی تغیر کرنے میں باک نہیں سمجھتے۔ جو دلیل ہے اس امر کی کہ موجودہ بائیبل قطعاً ایسی نہیں۔ جس کے متعلق یہ کہا جاسکے کہ بائیبل کے "کل صحیفے بلا تبدیل و تحریف اور تصحیف رہے۔ ان میں کسی قسم کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی۔"

اس جگہ اتنی گنجائش نہیں۔ کہ کلیسا کے دینداروں کی تمام تحریفیں درج کی جاسکیں۔ اس لئے نمونۃً صرف ایک دو نظیریں دئے دیتے ہیں:

پہلی نظیر

انجیل متی کے بارہویں باب میں لکھا ہے:۔ جب ایک موقع پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے حضرت مسیح علیہ السّلام سے کہا۔ کہ "اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں"۔ تو اس نے انہیں جواب دیا۔ کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائیگا"۔

"کیونکہ جیسا یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں تھا۔ ویسا ہی انسان کا بیٹا تین دن اور تین رات زمین کے دل میں ہوگا"۔ (متی ۱۲ باب ۳۹ تا ۴۰)

جن لفظوں میں یہاں حضرت مسیح نے اپنے زمین میں دفن ہونے اور پھر جی اٹھنے کی پیشگوئی کی ہے۔ چونکہ وہ حرف بحرف پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے اصحاب تثلیث نے لوگوں کے طعن اور اعتراضوں سے بچنے کے لئے پیشگوئی کے اصل الفاظ ہی بدل ڈالے۔

حضرت مسیح کی اصل پیشگوئی یہ تھی۔ کہ جس طرح یونس نبی تین دن اور تین رات (۷۲ گھنٹے) مچھلی کے پیٹ میں رہے اسی طرح میں بھی قبر میں تین دن اور تین رات رہونگا۔ جو واقعات کی رو سے غلط ثابت ہوئی۔ کیونکہ وہ جمعہ کی شام کو قبر میں رکھے گئے۔ اور جب اتوار کی صبح کو انہیں دیکھا گیا۔ تو وہ وہاں سے غائب تھے جس کا بالفاظ دیگر یہ مطلب ہوا۔ کہ وہ ایک دن اور دو رات یا اگر جمعہ کی شام کو بھی دن ہی فرض کر لیا جائے۔ تو دو دن اور دو رات قبر میں رہے۔ لیکن چونکہ یہ مان لینے پر بھی ان کا حسب پیشگوئی تین دن اور تین رات قبر میں رہنا ثابت نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے پرستاران تثلیث نے اس جھنجھٹ سے نجات پانے کے لئے پیشگوئی کے اصل الفاظ کو ہی بدل دیا۔ اور بجائے تین دن اور تین رات کے تین رات دن کر دیا۔ جو کھلا کھلا تغیر ہے۔

۲ دوسری نظیر

چونکہ متی کے محولہ بالا مقام پر تین دن اور تین رات کی بجائے تین رات دن کر دینے سے بھی پادریوں کو مخالفوں کے اعتراضوں کا نشانہ بنا رہنے کا خوف تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح نے صرف یہی نہیں کہا تھا۔ کہ میں تین دن اور تین رات قبر میں رہونگا بلکہ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ جیسے یونس نبی تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ اسی طرح ابن آدم بھی تین دن اور تین رات قبر میں رہیگا۔ چونکہ حقیقت میں یونس نبی تین دن اور تین رات ہی مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے۔ اس لئے صرف متی کے محولہ بالا مقام پر ہی تین دن اور تین رات کی بجائے تین رات دن کر دینے سے کام نہیں چلتا تھا۔

اس لئے متی میں تحریف کرنے کے ساتھ ہی کتاب یوناہ میں بھی تبدیلی کرنی پڑی۔ وہاں لکھا تھا۔

"پر خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی۔ کہ یوناہ کو نگل جاوے۔ اور یوناہ تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا"۔ (یوناہ باب آیت ۱۷)

مگر پھر یہ کر دیا:۔

"یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا"

یعنی حضرت مسیح کی ایک غلط پیشگوئی کو واقعات کے مطابق بنانے کے لئے پادریوں کو نہ صرف متی کی انجیل میں ہی تحریف کرنا پڑی۔ بلکہ یونس نبی کی کتاب یوناہ میں بھی دست اندازی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور بغیر کسی جھجک کے وہاں بھی تغیر کر دیا۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

حیات ناصر مفت

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ (نانا جان) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں میں ارفع شان رکھتے ہیں۔ اور بلا مبالغہ وہ سلسلہ کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کے بہت بڑے محسن ہیں۔ ان کی خدمات ذاتی سلسلہ میں عظیم الشان ہیں۔ میں نے حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری اجمالاً اس لئے لکھی تھی۔ کہ ایک شکر گذار اور محسن شناس قوم کا فرض ہے۔ اپنے بزرگوں اور محسنوں کے کارناموں کو زندہ رکھے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں میں وہی روح پیدا ہوتی رہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس سوانح ناصر کی اشاعت بہت ہی کم ہوئی ہے۔

ایک بزرگ نے ایک سو جلدیں خرید کر مفت تقسیم کرنے کے لئے میرے حوالہ کی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جو احباب خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور شوق سے اسے پڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ محصول ڈاک کے لئے بھیجکر منگوا لیں۔

یہ کتاب بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں سب کو پڑھنی چاہیئے۔ ہر گھر میں اس کا ایک نسخہ لازماً ہونا ضروری ہے۔ بہر حال حاجتمند درخواست معہ ٹکٹ بھیجدیں۔

خاکسار

عرفانی ایڈیٹر الحکم و امداد باہمی قادیان دارالامان

سیکرٹری صاحبان تبلیغ کو مکرر یاد دہانی

میں نے الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء میں زیر عنوان سیکرٹری صاحبان تبلیغ سے درخواست بند شدہ اخبار فاروق کے اجراء کیلئے اپیل کی تھی جس میں یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ آخر مارچ ۱۹۲۸ء تک فاروق کے لئے پانسو خریدار مہیا فرما کر اس کو دوبارہ جاری کرنے کا ثواب حاصل کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ بوجہ کمی وقت کے جملہ احباب سلسلہ عموماً و سیکرٹری صاحبان تبلیغ خصوصاً اس پر پوری توجہ نہیں کر سکے۔ تاہم چند مقامات سے چھ چھ سات سات خریداران کی اطلاعیں منجانب سیکرٹری صاحبان ملتان و جہلم و سکندر آباد دکن موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میں نے اپیل میں یہ لکھا تھا۔ کہ بیرونی احمدیہ انجمنوں کے جملہ سکرٹری صاحبان اگر اپنی انجمن کے مقامی فنڈ سے مشترکہ طور پر ایک ایک پرچہ فاروق کا جاری کرالیں۔ تو تین سو خریدار صرف انجمنوں سے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں مکرر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہر ایک انجمن فاروق کا کم از کم ایک ایک پرچہ سالانہ چندہ مبلغ چار روپیہ پیشگی ارسال فرما کر جاری کرانے اور دیگر مزید خریداران کے واسطے خاص کوشش فرما کر پانچسو خریدار جلد سے جلد پورے کر دئے جائیں فاروق ایک قومی پرچہ ہے۔ اور عہد خلافت ثانیہ میں جاری ہوا ہے۔ آپ کی غیرت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد دوبارہ جاری ہو کر خدمت سلسلہ میں آگے قدم بڑھائے۔ پانچسو خریداران میں سے اگر ۵۰ خریداران فاروق کی سرپرستی منظور فرما کر بحساب دس روپے سالانہ امداد عطا کریں۔ اور ۲۰۰ خریدار بحساب پانچ روپے سالانہ خاص چندہ دیں۔ اور باقی ۲۵۰ خریدار عام چندہ چار روپے سالانہ ادا کرنے والے ہوں۔ تو امید ہے کہ فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور آپ کو ڈبل ثواب حاصل ہوگا۔ ایک تو خریداری کا دوسرا فاروق کو دوبارہ کوشش کر کے جاری کرانے کا۔ پس امید ہے کہ اب مجھے سہ بارہ آپ کو لکھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اپریل ۱۹۲۸ء کے آخر تک آپ پانسو خریدار پیشگی چندہ حسب توفیق ادا کرنے والے مہیا کر کے داخل ثواب ہوں گے۔ خریداران کی درخواست اور چندہ پیشگی کی رقم براہ راست ایڈیٹر صاحب فاروق قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ اور دفتر دعوۃ و تبلیغ میں اس کی اطلاع دیں کہ اتنے خریدار اور چندہ ارسال کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ہر کار خیر کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ آمین۔ کم آمدنی والے دوست بحساب ششماہی دو دو روپے ادا کر کے دو دفعہ سالانہ چندہ بھی بھیج سکتے ہیں۔

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پیغام صلح کا غلط بیانی پر اصرار

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السلام علیکم۔ براہ مہربانی یہ مضمون اخبار میں درج فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے متعلق اخبار "پیغام صلح" میں جو مضمون فسخ بیعت کا شائع ہوا تھا اس کی تردید میں نے معقول اسباب کے ساتھ کر دی تھی۔ مگر پھر اخبار پیغام صلح میں لاہوری جماعت کے سیکرٹری مولوی غلام ربانی صاحب نے یہ شائع کرایا ہے۔ کہ میں نے فسخ بیعت کی چٹھی مولوی صاحب مذکور کے سامنے لکھی تھی۔ مولوی صاحب کا جھوٹ تو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کیونکہ اگر یہ چٹھی میری ہوتی۔ تو اس میں اس قدر خلاف واقعات بیانات نہ ہوتے۔ جو کہ میں پہلے ظاہر کر چکا ہوں۔ یہی مولوی صاحب میرے پاس مورخہ ۲۷ مارچ کو دو آدمیوں کے ساتھ آئے۔ اور کہنے لگے آپ مجھے مہربانی کر کے لکھ دیں۔ کہ اخبار "پیغام صلح" میں جو مضمون شائع ہوا ہے وہ میرے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اور اخبار الفضل کا مضمون میرے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں۔ کیونکہ اس میں ہماری جماعت کی اور خصوصاً میری بدنامی ہے۔ میں نے انہیں کہا۔ آپ نے اپنی بدنامی خود کرائی ہے۔ ناں بعد انہوں نے کاغذ نکالا اور اس پر مندرجہ بالا مضمون لکھ کر کہنے لگے۔ آپ اس پر دستخط کر دیں۔ کہ اس تحریر کے ساتھ میرا اتفاق ہے اب یہ بات مولوی غلام ربانی صاحب نے محض اس لئے لکھی ہے۔ کہ بدنامی کا دھبہ دھل جائے۔ اور یہ بالکل غلط ہے۔

خاکسار مشتاق احمد از راولپنڈی

فصلوں کو "لال بھونڈی" سے محفوظ رکھنے کی ترکیب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مسٹر افضل حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی اینٹومولوجسٹ گورنمنٹ پنجاب اور سید عبد اللہ شاہ صاحب اینٹومالوجیکل اسسٹنٹ لائل پور نے اس خوفناک کیڑے کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ جسے زمیندار "لال بھونڈی" کہتے ہیں اور جو کھیرا ککڑی۔ خربوزہ۔ تربوز۔ اور کدو وغیرہ کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔

"لال بھونڈی" سردی کے موسم میں ایسے خشک پتوں اور کدو وغیرہ کی بیلوں کے ڈھیر میں جو کھیتوں کے کنارے پر پڑے رہتے ہیں۔ چھپ کر گذار دیتی ہیں۔ اور بہار کے شروع میں باہر نکل آتی ہیں۔ جونہی پودے اگنے شروع ہوتے ہیں۔ یہ ان کے پتے کھانے شروع کر دیتی ہے۔

علاج

جو بھونڈی پہلے پہل بہار میں نمودار ہوتی ہے۔ وہ سخت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اور آئندہ کے لئے انڈے دے کر اپنی نسل چھوڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس کو تباہ کرنے کے لئے باقاعدہ کوشش کرنی چاہیئے۔

زمیندار عموماً پودوں پر راکھ کا برادہ ڈالدیتے ہیں۔ اس لئے بھونڈی راکھ والے پتوں پر حملہ کرنے سے کم و بیش رک جاتی ہے۔ مگر اس ترکیب سے کلی طور پر فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر راکھ کے ساتھ تھوڑا سا مٹی کا تیل ملا دیا جائے تو اس کی بدبو سے بھونڈی دور بھاگنے کی کوشش کرے گی۔ خشک چونا اور پسے ہوئے تمباکو کے پتے راکھ کے ساتھ برابر مقدار میں ملا کر اس کا برادہ پتوں پر ڈالنا چاہیئے۔ اگر راکھ میں کوئی زہریلی چیز ملائی جائے۔ تو اور بھی فائدہ ہوگا۔ اس مطلب کے لئے پیرس گرین (جو ایک قسم کی زہر ہے) راکھ یا سڑکوں کی باریک مٹی ایک اور آٹھ کی نسبت سے ملا کر استعمال کرنی چاہیئے۔ یعنی ایک حصہ پیرس گرین اور آٹھ حصے باریک مٹی تول کر ملا لینی چاہیئے۔ بعد ازاں ڈسٹنگ مشین کے ذریعہ پودوں پر ڈال دینی چاہیئے۔ اگر مشین میسر نہ ہو۔ تو کپڑے کی تھیلیاں استعمال ہو سکتی ہیں۔ یا کسی چھوٹے سے برتن مثلاً "ٹنڈ" یا چھوٹے سے خالی ٹین میں راکھ بھر کر اس کا منہ کسی باریک کپڑے سے باندھ دیں۔ اور اس کو الٹا کر کے پودوں کے پتوں پر ہلائیں۔ اس طریقہ سے برادہ اچھی طرح سے ڈالا جا سکتا ہے۔

۱۔ برادہ علی الصباح ڈالنا چاہیئے۔ جبکہ پتوں پر اوس پڑی ہوئی ہو۔ تاکہ دوائی پتوں کے ساتھ چمٹی رہے۔ برادہ ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور ڈالنا چاہیئے۔

۲۔ راکھ کو دوائی میں ملانے سے پہلے کپڑے کے ذریعہ چھان لینا چاہیئے۔ تاکہ باریک راکھ استعمال ہو سکے۔ باریک مٹی یا راکھ پتوں سے خوب چمٹتی ہے۔

۳۔ پودے کے تمام پتوں پر نیچے اور اوپر برادہ ڈالنا چاہیئے تاکہ کوئی حصہ بغیر زہر کے خالی نہ رہ جائے۔ کپڑے کی تھیلیوں کے استعمال کے وقت ہوا کی مدد لی جا سکتی ہے۔ یعنی جس طرف سے ہوا آ رہی ہو۔ پودے پر اسی جانب سے برادہ ڈالنا چاہیئے۔ تاکہ ہوا سے زہر خود بخود پتوں کی نچلی سطح پر بھی پڑ جائے۔

۴۔ ہر بارش کے بعد برادہ چھڑکنا ضروری ہے۔

۵ جس دن ہوا زور سے چل رہی ہو برادہ نہیں چھڑکنا چاہیئے

اگر اور کوئی طریقہ نہ اختیار کیا جا سکے۔ تو بھونڈیوں کو پکڑ پکڑ کر مار ڈالنا چاہیئے۔ یہ طریقہ خصوصیت سے شروع موسم میں

برتھ کنٹرول

آج دنیا مادیات کی طرف جھک رہی ہے اور محض اسباب کی رعائت میں فطرت کا مقابلہ کرتے ہوئے کہیں سے کہیں نکل گئی ہے۔ بعض اہل علم کے مشغلے دیکھیئے۔ کہیں ڈاڑھی کی اقسام اور ان کی قطعیک پر مضمون ہے۔ کہیں عورتوں کے سر کے بالوں پر طبع آزمائی ہوتی ہے۔ اور کہیں پردہ سے ہی صفائی کی اپیل ہے۔ اہل مغرب تو اس میں مشغول تھے ہی۔ اب اہل مشرق بھی مسحور ہو گئے۔ سب سے بڑھکر یہ کہ زمانہ کے بڑھتے ہوئے افلاس اور نالایق اولاد کی کثرت سے متاثر ہو کر اب اہل مغرب کی تقلید میں "کثرت اولاد کو روکنے کی ضرورت" پر خامہ فرسائی شروع کر دی گئی ہے۔ مادیات اور اسباب پر بھروسہ کر کے زمانہ اس قدر روحانیت سے دور ہو رہا ہے۔ کہ آج انسان کے لئے ہر قدم پر ٹھوکر موجود ہے۔ کسی نے اسی زمانہ کو مدنظر رکھ کر کہا ہے

کہ رہا ہے تجھ سے اب دَورِ فلک یُوں برملا
دل قوی رکھ۔ مرد بن۔ ہوشیار ہو۔ گھبرا نہ جا

رسالہ نورجہاں کے ایک گذشتہ پرچہ میں ایک مضمون "کثرت اولاد کو روکنے کی ضرورت" پر صنفِ نازک کے ایک فرد کے قلم سے نکلا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر مردوں سے گذر کر اب عورتوں کے دلوں میں بھی گھر کر گیا ہے۔ ان خاتون صاحبہ نے اپنے مضمون میں جو وجوہات دی ہیں۔ اُن کا لُب لباب انہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

(۱) "بتائیے۔ کہ جس شخص کی آمدنی تیس روپے سے بھی کم ہو۔ وہ شخص شادی کر کے پہلے تو ایک سے دو ہو جائے۔ پھر کیا وہ اولاد کی آرزو کرے؟" آگے چلکر فرماتی ہیں:۔

"اگر ایسے لوگ بچوں کی آرزو نہ کریں یا آرزوؤں اور ارمانوں کے لئے ایک آدھ بچے کو کافی خیال کریں۔ اور مزید بچوں کی آرزو نہ کریں۔ تو کیا قباحت ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں ناکارہ اور ذلیل زندگی بسر کرنے کے لئے بچے پیدا کرنے سے لاولد رہنا زیادہ اچھا ہے"۔

(۲) "یہ ہو سکتا ہے۔ کہ والدین میں سے کوئی اپنے خون میں آتشک۔ جذام یا سل وغیرہ کے اثرات رکھتا ہو۔ اطبانے بالاتفاق بیان کیا ہے۔ کہ ایسے امراض اولاد میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اور اولاد کی عمر میں کسی نہ کسی وقت ان کا ظہور ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کا دنیا میں اولاد پیدا کرنے سے کیا حاصل"۔

(۳) "ہمارے ملک میں طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک اور متعدی امراض اس قدر ہلاکت کا باعث نہیں ہوتے۔ جس قدر عورتوں کے حق میں زچگی باعثِ ہلاکت ہے"۔ "عورتوں کو اپنے قوٰی۔ اپنی صحت اور ڈاکٹر کے مشورہ سے یہ طے کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ماں بننے کی مصیبت برداشت کر سکیں گی یا نہیں۔ ورنہ اپنی اور بچے دونوں کی زندگی ہلاکت میں ڈالنے سے کیا حاصل"۔

یہ وجوہات پیش کر کے آپ مشورہ دیتی ہیں۔ "ہر شخص اپنے انفرادی حالات کے لحاظ سے پیدائش کو اپنے قابو میں رکھے"۔

خاتون موصوف ایک مسلم گھرانے کی چشم و چراغ ہیں۔ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے ایک دردمند دل رکھتی ہیں۔ اسی درد کو محسوس کر کے انہوں نے اپنے طبقہ نسوان کے ایک حصہ کی ترجمانی کی ہے۔ مگر میں افسوس سے عرض کرونگا۔ کہ آج دنیائے اسلام کا کثیر حصہ اپنے دکھ۔ درد کا علاج صرف مغربی تہذیب کی تیز مگر چوندھیا دینے والی روشنی میں ڈھونڈ رہا ہے۔ کاش! وہ اس کتاب میں تلاش کرتا۔ جسے "کتب قیمہ" کہکر اللہ تعالےٰ نے پکارا ہے۔ اور جس کا دعوےٰ ہے "ھدًی للمتقین" یعنی عوام کے لئے ہدایت تو ہے ہی۔ متقی لوگوں کے لئے بھی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اسی سرچشمۂ ہدایت میں فرماتا ہے۔ "ان ربک یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطأ کبیرا" (سورہ بنی اسرائیل ع۳)

"بیشک تمہارا رب ہی رزق فراخ کرتا ہے جس کا چاہے۔ اور تنگ کرتا ہے جس کا چاہے۔ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے۔ اور دیکھ رہا ہے تم اپنی اولاد کو تنگئی رزق کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ان کو (اولاد کو) اور تم کو رزق دینے والے ہیں۔ اولاد کا قتل کرنا بلاشبہ بہت بڑا گناہ ہے"۔

برتھ کنٹرول بھی قتل اولاد کا مترادف ہے۔ کیونکہ اولاد پیدا نہ کرنے کے لئے مزید ایسی تجاویز اختیار کی جائینگی۔ جن سے نطفہ رحم میں داخل نہ ہو سکے۔ ایسے بہت ہی کم ہونگے۔ کہ مجامعت سے ہی دست بردار ہو جائیں۔ اب اگر اس تجویز پر عمل شروع کر دیا جائے۔ تو اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قوم کا اخلاقی پہلو گر جائیگا۔ اور خود غرضی اور حرص کا پہلو بڑھ جائیگا۔ نطفہ ضایع کرنے کی تراکیب اختیار کرنے سے جو مرد اور عورت کو بیماریاں لگ جائینگی۔ وہ الگ۔ الغرض قوم کی قوم مجسم گناہ بننے لگے گی۔ اس بھاری خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم میں خبیر و علیم خدا نے کہا ہے: "ان قتلھم کان خطأ کبیرا" اس سے کبیرہ گناہ اور کیا ہوگا۔ کہ انسانی نسل کو بڑھنے سے روکنے کی کوشش کی جائے۔ انسان کی سمجھ اور عقل محدود ہے۔ اُسے کیا معلوم۔ کہ اس نطفہ سے جسے وہ ضایع کر رہا ہے کتنا بڑا انسان پیدا ہو جائے۔ جو قوم کو لوٹ اور نکبت کی غار سے نکال کر ترقی اور کامیابی کی بلندی پر لے آئے۔ اسلام اندھا دھند توکل کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا۔ بلکہ کہتا ہے۔ اسباب سے پورا فایدہ تو اٹھاؤ۔ مگر اسباب پر بھروسہ نہ رکھو۔ بھروسہ مسبب الاسباب پر رکھو۔ رزق پیدا کرنے کے ذرایع اختیار کرو۔ مگر مانگو رازق سے ہی جس نے وہ ذرایع اختیار کرنے کی سمجھ عطا کی۔ اور اسباب کا دروازہ کھولدیا۔

بچوں کی تعلیم و تربیت اسلامی اصول پر شروع کیجائے پہلے انکی تعلیمی بنیاد قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے شروع کی جائے۔ پھر رایج الوقت تعلیم اپنی ہمت اور وسعت کے مطابق دلائی جائے۔ ریاضت اور جفاکشی کی تعلیم اُن کی گھٹی میں ہو۔ ثابت قدمی اور استقلال کی لوریاں دُہ گہوارے میں سنیں۔ اولاد کو شروع سے ہی عیش و عشرت کا عادی بنانے کی بجائے جفاکشی اور ریاضت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ انہیں اپنا پیٹ پالنے کیلئے کوئی پیشہ کوئی مزدوری عار نہ معلوم ہو۔ موجودہ زمانہ کو مدنظر رکھکر ہر ایک قوم اپنی تعداد کے بڑھانے کی فکر میں ہے۔ اگر خدانخواستہ تنگی سے ڈر کر مسلمان مرد اور عورتوں نے اس نئی تجویز پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تو پھر اسلام کی تباہی کے لئے کسی بیرونی حملہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کم اولاد پیدا کرنے سے موجودہ افلاس اور غربت ہرگز ہرگز بدل نہ سکیگا۔ قومی افلاس کو دور کرنے کے لئے میرے خیال میں قوم کی کثرت کی ضرورت ہے نہ کہ قلت کی۔ جب کسی قوم کو اس کی قلت کی وجہ سے جائز حقوق ہی نہ ملیں تو مالی ترقی تو درکنار۔ ارتقائی اور ذہنی ترقیات کے دروازے بھی مسدود ہو جائینگے۔

محترمہ خاتون زیادہ افلاس سے متاثر ہوئی ہیں۔ ان کے باقی وجوہات ایسے اہم نہیں ہیں۔ میں اس سے متفق ہوں۔ کہ شادی رچانے سے پہلے مرد اور عورت کو ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہیئے۔ کہ آیا کسی قسم کے متعدی امراض کے جراثیم تو ان میں موجود نہیں۔ جو کسی وقت پھوٹ نکلیں اور اپنے علاوہ اولاد کی تباہی کا بھی موجب ہوں۔ ایسی حالت میں انہیں شادی سے احتراز کرنا لازمی ہے۔ جب تک مکمل علاج نہ ہو جائے اور ظاہری طور پر کوئی آئندہ کیلئے ایسی مرض کا شبہ باقی نہ رہ جائے۔ ان کی شادی ملتوی ہو جانی چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ شادی تو کر دی جائے مگر بچے پیدا نہ کئے جائیں۔

تیسری وجہ خاتون مذکور نے زچگی میں ہلاکت کی کثرت بیان فرمائی ہے۔ میرے خیال میں یہ تعلیم یافتہ دائیوں کی کمی کی وجہ سے ہے۔ دیہات میں تو جس بڑھیا کو کوئی اور کام نہ ملے۔ وہ دایہ بن کر اپنا پیٹ پالنے کی تجویز تو ضرور نکال لیتی ہے۔ مگر وہ اپنے اکھڑ پن اور جاہلیت سے سینکڑوں امراض کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے۔ کہ ۸۰ سے ۸۵ فیصدی عورتیں ہندوستان میں رحم کے مختلف امراض میں مبتلا ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ملک نے تعلیم نسوان کی طرف بہت ہی کم توجہ کی ہے۔ اور خاص کر مڈوائفری اور دایہ گری کی طرف بہت بے پرواہی برتی گئی ہے۔ اگر ملک میں مڈوائف اور تعلیم یافتہ دایہ بکثرت ہو جائیں۔ تو عورتوں کے موجودہ امراض بڑھنے سے رک جائینگے۔ اور آئندہ نسل کے لئے یہ ہلاکت کا دروازہ کلی طور پر بند ہو سکتا ہے۔ ہر مرض کا صحیح علاج کرنا چاہیئے۔ نہ کہ زچگی میں ہلاکت کی کثرت [illegible] اولاد پیدا نہ کرنے کی ٹھان لینی چاہیئے۔ (باقی)

[illegible] ڈاکٹر سید رشید احمد جمعدار میمو)

(اشتہارات)

پندرہ روپے روزانہ کمالو

پانچسو روپیہ ماہوار یقیناً کمانا چاہو۔ تو ہم سے بذریعہ تحریر گھر میں بیٹھے بٹھائے جدید طریقہ پر صابون بنانا سیکھ لو۔ فیس بجائے چونسٹھ روپیہ کے صرف پندرہ روپے بلکہ گلیسرین پیر سوپ کے ہاتھ کی نبانے کا پیتل کا سانچہ مفت دیا جاتا ہے۔ مگر اس پر نام کھدوا پتی کندہ کرانے کی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہوگی۔ صابون کی ترکیب اور سانچہ کے ہمراہ اقرار نامہ بھی ہم روانہ کریں گے جس پر لکھا ہوگا۔ کہ اگر ہم بذریعہ تحریر انگریزی ودیسی تمام قسم کے مروجہ ۲۴ صابون بنانا نہ سکھا سکے۔ یا جیسی دوگنا منافع نہ ہوا۔ ایک دن میں بیس روپیہ کا مال تیار نہ ہوسکا۔ یا ہمارے مرسلہ سانچہ میں ایک اونس سے ۸۔ اونس تک وزن کی ٹکیہ نہ بن سکی۔ تو ہم سے آپ صاحب پانچسو روپیہ ہرجانہ بذریعہ عدالت وصول کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ یہ تحریر ہمدری کو سونپ لیجیے۔ اور وقت ضرورت کام آوے۔ اسٹامپ کی قیمت اگر آپ ادا کریں۔ تو ایک روپیہ کے اسٹامپ پر مذکورہ اقرار نامہ لکھ کر دیا جا سکتا ہے۔

ناظرین۔ پندرہ روپیہ کے واسطے تو شاید آپ عدالت کا دروازہ نہ کھٹکھٹائیں۔ مگر پانچسو کے واسطے تو ہر شخص عدالت میں جاسکتا ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ کو ہرگز عدالت میں جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور آپ کو یہ ثابت ہو جائیگا۔ کہ ہم سے بہتر کوئی صابون سازی نہیں سکھا سکتا۔ کیونکہ ہم صابون سازی کے ساتھ کپڑا دھونے کا واشنگ سوڈا۔ کرسٹل سوڈا۔ کلورین گیس۔ بلیچنگ پوڈر اور کاسٹک سوڈا بھی بنانا سکھاتے ہیں۔ جب آپ ہم سے ۲۴ قسم کے صابون بنانے سیکھیں گے تو اس کے ساتھ آپ کو مذکورہ بالا اشیاء بنانے کی ترکیب بھی مفت ارسال ہوگی۔ ہم ایک روپیہ میں ۱۲ سیر ۸ سیر ۶ سیر ۴ سیر تک صابون بنانا سکھاتے ہیں۔ بغیر چربی کے۔ بغیر بھی چونے کے بغیر کاسٹک سوڈے کے ٹھنڈے طریقے سے گرم طریقہ سے غرضیکہ تمام قسم کی مکمل صابون سازی آپ کو سکھا دی جائیگی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پندرہ روپیہ فیس غرباء کے واسطے بہت ہے۔ مگر ہم اقرار نامہ دیتے ہیں۔ کہ آپ ایک ہی دن میں پندرہ روپیہ کما کر یہ معلوم کرلیں گے۔ کہ ہم نے پندرہ روپیہ فیس برائے نام رکھی ہے۔ ہمارے پاس سینکڑوں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ جنہوں نے قرض لے کر کام شروع کیا۔ اور آٹھ دن کے اندر اندر وہ فارغ البالی سے زندگی بسر کرنے لگ گئے اس لئے ہمت کرکے صابون سازی سیکھ لیجیے۔ اس سے کم سرمایہ کا کوئی روزگار نہیں ہے۔ پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہیں ہوگی۔

المشتہر

منیجر رسالہ دستکاری۔ چاندنی [illegible]

اگر آپ

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاکیزہ حالات

سے واقف ہونے کے آرزومند ہیں۔ تو

سیرت خاتم النبیین

مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔

ضرور پڑھیے۔ جس کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نے فرمایا تھا کہ

"اس وقت تک جو سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں۔ ان سب سے یہ بہت عمدہ اور اعلیٰ ہے" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء)

قیمت دو روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ

بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

بہروں کی شنوائی کا سامان

بہت لوگ بالخصوص وہ جو بہرے ہیں۔ یا جن کے دماغوں میں غوں غوں محسوس ہوتا ہے۔ یا ناک میں آواز آنے کی بیماری ہے یہ معلوم کرکے بہت خوش ہوں گے۔ کہ حال ہی میں ایک چھوٹا اور نہایت ہی مفید آلہ ان بیماریوں کے مستقل علاج کے لئے دریافت ہوا ہے جسے ٹنی لس کہتے ہیں۔ اس آلہ کے ذریعہ اس وقت تک سینکڑوں ان بیماریوں کے شدید اور لاعلاج بیمار شفا پاچکے ہیں۔ اگر کوئی ان بیماریوں کا مبتلا مزید معلومات اس آلہ کے متعلق حاصل کرنا چاہے۔ تو سیکرٹری سے خط وکتابت کرے۔ جو خوشی سے ان کو مکمل معلومات بمعہ شہادتوں اور اخراجات کے نوٹسوں کے بہم پہنچائے گا۔ پھر قیمتی وقت بچانے کے لئے یہ آلہ بمعہ ضروری سامان اور ادویات کے ۹ روپے کا منی آرڈر آنے پر ہر پتہ پر بھیجا جا سکتا ہے۔ فرمائش کرتے وقت اس اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

پتہ

Larmalene Co: Deal
Kent, England

بے اولادوں کو اولاد

عام طور پر مستورات اپنے حالات براہ راست کسی غیر مرد یا دواخانہ کو مخاطب کرکے لکھنے سے جھجکتی ہیں۔ لہذا بے اولاد بہنوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ براہ راست والدہ صاحبہ کے نام خط وکتابت کریں۔ والدہ صاحبہ ہر ایک خط کو غور سے سنتی ہیں۔ ادویہ خود اپنے ہاتھ سے تیار کرتی ہیں۔ سالہا سال کی بے اولاد عورتیں انکے ہاتھ سے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ لہذا ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔ قیمت فی بکس للعہ علاوہ محصولڈاک۔ نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت مفصل حالات تحریر فرمائیں جوکہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔

سید خواجہ علی قادیان (پنجاب)

تحفہ جات کشمیر جنت نظیر

پیارے ناظرین السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دنیا میں اس وقت ایجنسیوں۔ دوکانوں۔ کوٹھیوں کی کمی نہیں ہے۔ براہ کرم ایک دفعہ بطور آزمائش کے ذیل کی چیزوں میں سے کوئی چیز منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ناپسند آنے پر ایجنسی علانیہ واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ فہرست ایجنسی مفت

کمبل نوا ایجاد ۱۹۲۸ء نہایت خوبصورت ۱/۲ ۳×۱/۲ ۱ گز وزن ایک سیر پختہ معہ محصولڈاک عہ۔ زعفران خالص ۲ عہ فی تولہ۔ گل بنفشہ جنگلی ۲ خالص فی سیر پختہ ۔ زیرہ سیاہ فی سیر پختہ عہ۔ سلاجیت گلگتی فی تولہ ۸ ر۔ زعفران خالص درجہ اول فی تولہ عہ۔ بہیدانہ خالص شیریں فی سیر پختہ للعہ۔ اجوائن خراسانی یعنی بذرالبنج فی سیر پختہ عہ۔ ممیرا چینی ۱ عہ ۲ عہ۔ فی تولہ۔ جدوار خطائی خالص ۴ ر ۸ ر عہ ۔ عہ ر للعہ۔ فی تولہ۔

چائے سبز اعلٰے قسم فی سیر پختہ ۵۔ مغز بادام شیریں عہ فی سیر پختہ۔ مغز بادام تلخ عہ ر فی سیر پختہ۔ مغز اخروٹ فی سیر پختہ ۸ ر۔ دانداسہ اخروٹ فی سیر پختہ ۸ ر

مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی۔ پی پارسل ارسال خدمت ہوں گی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ تاجران کے لئے خاص رعایت ہے۔ جو اشیاء ناپسند ہوں۔ واپس کر سکتے ہیں۔

المشتہر

محمد نصراللہ خان احمدی منیجر مسلم ہمدرد ایجنسی

یاری پورہ کشمیر۔ براستہ اننت ناگ کشمیر

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دار الفضل و محلہ دار الرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ علاوہ اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دار البرکات ہے۔ جو محلہ دار الفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے۔ یعنی بر لب سڑک کلاں عہ فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر عہ فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ اور جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے

خاکسار میرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— نئی دہلی ۱۵ اپریل کمانڈر انچیف آج سہ پہر کو پنجاب اور سرحد کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لاہور۔ راولپنڈی اور ایبٹ آباد بھی جائیں گے۔ اور اس کے بعد چند دن کشمیر میں گزاریں گے۔ اور ۱۴ مئی کو شملہ میں پہونچیں گے۔

—— کراچی ۱۲ اپریل۔ آج تین بجے بعد از دوپہر جو آتشزدگی ہوئی۔ اس کی مثال کراچی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ روئی کے ۱۴ ہزار بنڈل جل گئے۔ ہوا بڑے زور و شور سے چل رہی ہے۔ آگ کی ناقابل برداشت حدت کی وجہ سے پچاس پچاس گز کے فاصلہ تک آنا جانا ناممکن ہو گیا ہے۔ جو نقصان اس وقت تک ہو چکا ہے۔ اس کا اندازہ ستر اسی لاکھ کے درمیان ہے۔

—— کلکتہ یکم اپریل۔ ڈائمنڈ ہاربر روڈ میں ایک سنیاسی صاحب تشریف لائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میرا نام گرچرن داس ہے اور میں کوہستان ہمالیہ سے محض اس لئے آیا ہوں۔ کہ بنی نوع انسان کے کام آسکوں۔ خوش عقیدہ لوگ اس کے چیلے بن گئے اور حسب معمول اس کی آؤ بھگت کی ان میں سے دوار کا ناتھ صاحب جو زیادہ راسخ الاعتقاد تھے۔ انہیں منت و خوشامد کرکے اپنے مکان پر لے گئے۔ چند دن کے بعد سنیاسی صاحب نے میزبان کی ۱۷ سالہ بہن کو اڈے چڑھا لیا۔ اور بہت سا زیور بھی ساتھ لیکر لیے لے اڑے۔

—— بمبئی ۳ اپریل۔ سر کاؤس جی جہانگیر نے پارسی لڑکوں کے لئے ایک مدرسہ جاری کرنے کی غرض سے ۱۵ - لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

—— دہلی ۲ اپریل۔ کل شام کے ۷ بجے سے گیارہ بجے تک بمبئی کا گانا دہلی میں سنا گیا۔ یہ گانا ایک بالکل نئے آلہ سے جس کو براڈ کاسٹنگ کہا جاتا ہے سنا گیا۔

—— ایگزیکٹو کونسل کی میٹنگ میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کا استعفےٰ منظور کیا گیا۔

مسٹر جونس ۶ ہفتہ کیلئے دہلی کے قائمقام چیف کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ مسٹر کریپ جوامرتسر کے ڈپٹی کمشنر تھے ڈپٹی کمشنری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

—— دہلی ۲ اپریل اخبار "بمبئی کرانیکل" کا دہلی ایڈیشن تین مہینہ کی آزمائش کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۲ اپریل۔ ۳۰ مارچ کو سبزی منڈی میں ایک بھینس بجلی کے کھمبے سے اپنا جسم رگڑ رہی تھی۔ کہ یکایک اس میں کرنٹ آگیا اور بھینس اسی کھمبہ سے چمٹ کر مر گئی۔

—— الہ آباد ۲۸ مارچ۔ ایک شخص بدل

سال سے۔ حال ہی میں پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ جسے مجسٹریٹ نے ایک سال قید کی سزا دی۔ اُس شخص نے اپنے کو قصور وار تسلیم کیا اور مجسٹریٹ سے درخواست کی۔ کہ اُسے باقی زندگی جیل میں گذارنے کی اجازت دیں۔ یہ شخص چالیس سال جیل میں رہ چکا ہے۔ گیارہ مرتبہ قید ہو چکا ہے۔ اور ایک درجن سے زیادہ نام تبدیل کر چکا ہے۔

—— دیوبند ۲ مارچ۔ ہفتہ وار اخبار مہاجر دیوبند کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج تقریباً ۱۱ بجے احاطہ دارالعلوم دیوبند میں سخت فساد ہو گیا۔ سنا جاتا ہے۔ کہ عبدالرسول پشاوری نے چند دوسرے پشاوریوں کی امداد سے ایک طالب علم ظہیر احمد بنگالی کو قتل کر دیا۔ ایک دوسرا طالب علم بنگالی عبدالرحیم سخت مجروح ہوا۔ وہ اب تک داخل ہسپتال ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ عبدالرسول اور غالباً ایک اور پشاوری گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

—— کلکتہ ۲-اپریل۔ کلکتہ میں شاپور جی ایدو جی سپہار نامی ایک پارسی شناور جس کی عمر ۴۸ سال ہے "ویلزلی سکوائر" کے تالاب میں مسلسل ۲۴ گھنٹے تک تیرنے کی کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ وہ قبل ازیں اسی تالاب میں متواتر ۱۱ گھنٹے تک تیر چکا تھا۔

—— لاہور ۲۴ اپریل۔ آج مسجد میاں تاجدین لاہور میں ایک نہایت افسوسناک جھگڑا ہوا۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ دو پٹھان مسجد کے احاطہ میں رہتے تھے۔ لیکن انہوں نے کرایہ نہیں دیا تھا۔ منتظمین نے اس خیال سے کہ وہ چلے نہ جائیں۔ انہیں روکا۔ اس پر اٹھارہ بیس پٹھانوں نے منتظمین پر حملہ کر دیا۔ اور انہیں سخت مجروح کیا۔ بہت سے آدمیوں کو ضربات آئیں۔ چند پٹھان گرفتار کئے گئے۔

—— دہلی ۳-اپریل۔ پشاور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ قانون سرحدی کے ماتحت عظیم اور ایک اور ملزم کو جو حال ہی میں گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ اس گروہ میں سے ہے۔ جس کو چند ہفتے ہوئے۔ کابل کے نزدیک قائمقام شاہ افغانستان نے منتشر کیا تھا۔

—— کلکتہ کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے پروفیسر سانسکا موہن سین کچھ عرصہ سے مرض دمہ کے شکار تھے رات کے وقت وہ اپنے کمرہ کے اندر لیٹے ہوئے تھے۔ اور ان کی بیوی ان کے سرہانے بیٹھی تھی۔ ان کی لڑکی بھی وہاں موجود تھی۔ پروفیسر صاحب کا چھوٹا بھائی ہسندر چاقو ہاتھ میں لے کر کمرہ کے اندر داخل ہوا۔ اور اس نے اپنے بھائی کا گلا کاٹ ڈالا۔ اپنی بھاوج پر بھی حملہ کیا۔ اور اسے زخمی کر دیا۔ پروفیسر صاحب کی لڑکی اپنے باپ کی چارپائی کی طرف بڑھی لیکن ظالم چچا نے اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا پروفیسر سین کی حالت اس وقت نازک ہے۔ اور وہ حالت نزع میں ہے

شیلانگ ۳ اپریل۔ آسام کونسل نے سائمن کمیشن سے تعاون کرکے کام کرنے کے لئے، ممبران پر مشتمل سب کمیٹی کو چننے کی۔ گورنمنٹ کی تجویز منظور کر لی ہے۔ یہ کمیٹی کونسل کے مختلف مفاد کی نمائندگی کرے گی۔

ممالک غیر کی خبریں

—— قسطنطنیہ ۳۱ - مارچ۔ زلزلے کے بہت سے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ سمرنا میں زلزلہ کی وجہ سے۔ ۴۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں۔ ایک گاؤں تو بالکل تباہ ہو گیا۔ اور ایک گاؤں کا نصف حصہ تباہ ہو گیا۔

—— پیکن ۲-اپریل۔ ایک چینی اخبار اطلاع دیتا ہے۔ کہ چینی سپہ سالار وو پی فو فوجی زندگی سے کنارہ کش ہو کر تبت کے ایک مندر میں گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔

—— لنڈن ۲۹ مارچ۔ دو فرانسیسی ہوائی جہازوں میں تقریباً تین ہزار فٹ کی بلندی پر مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ ہر جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ہوائی جہاز کے سواروں نے چھتریوں کے ذریعہ اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔ ایک چھتری کے نہ کھلنے سے ایک افسر جان بحق ہوا۔

—— لنڈن ۲-اپریل۔ شاہی عسکر پرواز کے تین طیارے تباہ ہو گئے جس کی وجہ سے چار افسر اور تین آدمی ہلاک اور ایک افسر اور ایک انجینیر زخمی ہوا لیکن خوش قسمتی سے دو ہوا باز بچ گئے۔

—— سلانکا ۲-اپریل۔ ایک گرجے کے پاس سے ایک مذہبی جلوس گزر رہا تھا۔ ایک بڑا گھنٹہ جو اس وقت بج رہا تھا۔ یکایک ٹوٹ کر چند لڑکیوں کے درمیان گر پڑا۔ تین لڑکیاں ہلاک اور کئی زخمی ہوئیں۔

—— قسطنطنیہ ۳-اپریل۔ ترکی کے ریفارمروں کی یہ تجویز کہ مذہب کو سیاسیات سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے۔ اب عملی صورت اختیار کر گئی ہے۔ ۱۰۹ ممبران پارلیمنٹ نے جن میں عصمت پاشا اور جملہ وزراء شریک ہیں۔ ایک تحریک پر دستخط کئے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ مذہب کو سیاسیات سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے۔ اسلام کو حکومت ترکی کا مذہب نہ سمجھا جائے۔

—— نیویارک ۳ اپریل۔ ریاست ابلا میں جو باغی گرفتار ہوتے ہیں۔ ان کو اسی موقعہ پر جہاں وہ پکڑے جاتے ہیں۔ درختوں پر لٹکا کر پھانسی دیدیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ ان کی لاشیں بھی اس وقت تک درختوں پر لٹکتی رہتی ہیں۔ جب تک گدھوں کا کھاجا نہیں بن جاتیں۔

—— لنڈن یکم اپریل۔ سمرنا کے زلزلہ کے متعلق جو حالات اب معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ پہلی اطلاعات میں جو نقصان کا اندازہ بتایا گیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت زیادہ نقصان ہوا۔

—— نکاراگوا میں ایک گروہ نے ایک ہوائی جہاز پر حملہ کرکے اس کے بازو کو ناکارا کر دیا۔ جس سے جہاز الٹ کر نیچے گر پڑا۔ جہاز کے دو ہوا باز

عبدالرحمن ق[illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔